میری علمی و مطالعاتی زندگی

۱۔ ڈاکٹر سید حمید اللہ صاحب پیرس یونیورسٹی۔ فرانس
(شہرۂ آفاق محقق اور سکالر)

★

۲۔ جناب مولانا عبدالقدوس صاحب ہاشمی
(ادارہ تحقیقات اسلامی۔ اسلام آباد)

سلسلہ ۶ ۔ ۷

سوالنامہ

۱۔ آپ کو علمی زندگی میں کن کتابوں اور مصنفین نے متاثر کیا۔ اور آپ کی محسن کتابوں نے آپ پر کیا نقوش چھوڑے۔؟

۲۔ ایسی کتابوں اور مصنفین کی خصوصیت۔

۳۔ کن مجلات اور جرائد سے آپ کو شغف رہا۔ موجودہ صحافت میں کون سے جرائد آپ کے معیار پر پورے اترتے ہیں۔؟

۴۔ آپ نے تعلیمی زندگی میں کن اساتذہ اور درسگاہوں سے خاص اثرات لئے، ایسے اساتذہ اور درسگاہوں کے امتیازی اوصاف جن سے طلبار کی تعمیر و تربیت میں مدد ملی۔

۵۔ اس وقت عالم اسلام کو جن جدید مسائل اور حوادث و نوازل کا سامنا ہے اس کے لئے قدیم

آپ نے کچھ سوال فرمائے ہیں۔ مجھے اس قسم کے سوالوں سے قطعاً کوئی دلچسپی نہیں ہے۔۔ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔ یا۔ وللناس فیما یعشقون مذاہب۔

کتابوں کے سلسلے میں میرا اصول خذ ما صفا دع ما کدر۔ کا ہے۔ قرآن وحدیث کے باہر کوئی کتاب سو فیصد صحیح ہو نہیں سکتی۔ میں نے دوستوں اور دشمنوں دونوں کی کتابوں سے فائدہ اٹھایا ہے۔

میں اردو میں معارف اعظم گڑھ کو پسند کرتا ہوں۔ اردو میں کم ہی کوئی کام کی چیز ملتی ہے۔ حیدرآباد، جرمنی اور فرانس کی درسگاہوں میں اساتذہ سے تو کم، اپنی ذاتی تلاش اور مطالعے

یا معاصر اہل علم میں سے کن حضرات کی تصانیف کارآمد مفید ثابت ہوسکتی ہیں۔؟

۶۔ علمی اور دینی محاذوں پر کئی فتنے تحریفی، الحادی اور تجددی رنگ میں (مثلاً انکار حدیث، عقلیت، اباحیت، تجدد، مغربیت، قادیانیت اور ماڈرنزم۔) مصروف ہیں۔ ان کی سنجیدہ علمی احتساب میں کونسی کتابیں حق کے متلاشی نوجوان ذہن کی رہنمائی کرسکتی ہیں۔؟

۷۔ موجودہ سائنسی اور معاشی مسائل میں کون سی کتابیں اسلام کی صحیح ترجمانی کرتی ہیں۔

۸۔ مدارس عربیہ کے موجودہ نصاب اور نظام میں وہ کونسی تبدیلیاں ہیں جو اسے موثر اور مفید تر بناسکتی ہیں۔

امید ہے اپنے مفید خیالات سے محروم نہیں کیا جائے گا۔

...

سے ہی وہ سیکھا جو اب جانتا ہوں۔ (اور جو بہت حقیر ہی علم ہے) تاثر یہی ہے کہ آدمی اپنی ذاتی محنت اور کاوش سے کچھ سیکھتا ہے، اور بس۔ ایک ہی استاد کے ایک ہی لکچر سے دو طلبہ دو سو مختلف سبق سیکھتے ہیں۔

مجھے عصر حاضر کے مسائل سے دلچسپی نہیں میرا موضوع اس سے مختلف ہے۔ اس سے آپ کے سوال ز، ح، ط پر اپنی لاعلمی کا اعتراف کرتا ہوں۔

چونکہ "مدارس عربیہ کے موجودہ نصاب" سے میں واقف نہیں ہوں۔ اس لئے کسی رائے زنی کا امکان بھی نہیں۔ آدمی قرآن و حدیث جیسی بنیادی چیزوں کے پڑھنے بلکہ سمجھنے سے بھی آدمی نہیں بنتا، بلکہ ان پر عمل کرنے سے۔ بقول سعدی کے بداخلاق آدمیوں سے آدمی خوش اخلاق بنتا ہے، اگر ان کو نمونہ بنائے کہ خود ویسا نہ کرے۔ (محمد حمید اللہ پیرس)

مولانا عبدالقدوس ہاشمی

میرے ذاتی حالات کچھ بہت زیادہ دلچسپ نہیں، نہ میری زندگی بڑی بڑی مہمات سے بھری ہوئی ہے۔ کہ لوگوں کو ان مہمات کے پڑھنے میں مزہ آئے، اس لئے اس قصہ کو جانے دیجئے۔

البتہ تعلیم پر دو چار سطریں اس لئے لکھے دیتا ہوں کہ لوگوں کو آج سے ساٹھ سال پہلے کے تعلیمی انداز کا کسی قدر اندازہ ہوجائے۔

صوبہ بہار کے شہر گیا سے شمال کیطرف سادات کی ایک بستی مخدوم پور کے نام سے آباد ہے۔ میں نے اس بستی میں ۲۶ر جون ۱۹۱۱ء کو عالم آب و گل میں آنکھ کھولی۔ والد مرحوم مولانا سید اوسط حسین صاحب، ایک بڑے عالم، مشہور عالم حدیث شیخ الکل میاں نذیر حسین صاحب، محدث دہلوی کے شاگرد رشید اور دور کے رشتہ دار تھے،